SHABANA PERVEEN.
Assist. Professor, Deptt. of URDU.
Vaishali Mahila College, Hajipur.
B.A (H) Part-I , Paper-I
TOPIC :- IQBAL KI DASWI GHAZAL KI TASHREEH.

شعر ۱ - متاع بے بہا ہے درد و سوز آرزو مندی
مقام بندگی دے کر نہ لوں شانِ خداوندی

تشریح :- اس شعر میں اقبال نے عشق کی اہمیت اور قدر و قیمت واضح کی ہے - کہتے ہیں کہ محبوب کے حصول کی آرزو سے انسان کے اندر درد اور سوز کی جو کیفیت پیدا ہوتی ہے وہ عاشق کی نظر میں اتنی قیمتی ہوتی ہے کہ اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا - چنانچہ مقام بندگی (آرزو مندی) کے عوض اگر مجھے شانِ خداوندی بھی ملے تو قبول نہ کروں - یہ محض شاعرانہ انداز بیان ہے جسے شاعر نے رنگ نیاز کی اہمیت کو ذہن نشین کرنے کی غرض سے اختیار کیا ہے - شاعر یہ بتانا چاہتا ہے کہ مرتبہ نیاز مرتبہ ناز سے زیادہ دلکش ہوتا ہے -

شعر ۲ - ترے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا
یہاں مرنے کی پابندی وہاں جینے کی پابندی

تشریح :- اقبال نے آزاد بندوں کی صفت بیان کی ہے - اقبال کہتے ہیں کہ اے خدا! سچی بات تو یہ ہے کہ تیرے آزاد بندے یعنی وہ بندے جو تیری محبت کی قید میں ہیں ان کے اندر قیود و حدود سے اس درجہ پیدا ہو گیا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ نہ یہاں خوش رہ سکتے ہیں نہ وہاں کیونکہ یہاں مرنے کی پابندی ہے اور وہاں جینے کی پابندی ہے واضح ہو کہ یہ شعر شاعرانہ انداز بیان کی ایک عمدہ مثال ہے - مقصد شاعر کا یہ ہے کہ جو شخص ذات کا طالب ہوتا ہے کہ وہ کسی قسم کی پابندی پسند نہیں کرتا -

شعر ۳ - حجاب اکسیر ہے آوارۂ کوئے محبت کو
مری آتش کو بھڑکاتی ہے تیری دیر پیوندی

تشریح :- اے خدا! جب میں غور کرتا ہوں تو تیری دیر پیوندی (دیر میں مانوس ہونا) عاشق کے حق میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے کیونکہ تو جس قدر مجھ سے اجتناب کرتا ہے اسی قدر تجھ سے ملنے کی آرزو پیدا ہوتی ہے -

شعر ۴ - گزر اوقات کر لیتا ہے یہ کوہ بیاباں میں
شاہین کے لئے ذلت ہے کار آشیاں بندی

تشریح :- شاہین چونکہ پرندوں کا درویش ہے اور آشیاں بندی کے لئے موجب ذلت سمجھتا ہے اس لئے وہ بڑی آسانی کے ساتھ پہاڑوں اور جنگلوں میں بسر کرتا ہے - چنانچہ حضرات اولیائے کرام کی پاکیزہ زندگیاں اس حقیقت پر شاہد ہیں کہ ان کے حجرہ میں ایک چٹائی اور ایک مٹی کے گھڑے کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہوتی اس کے باوجود دنیا والے ان کا احترام بادشاہوں سے بھی زیادہ کرتے ہیں -

شعر ۵ - یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

تشریح :- کہتے ہیں کہ جذبہ عشق جس کی بدولت انسان خوشی خوشی اپنا گلا چھری تلے رکھ دیتا ہے - کالج یا اسکول تعلیم سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ یہ نعمت مرشد کامل کی نظر سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ دیکھو حضرت اسماعیلؑ کے اندر یہ شیوہ تسلیم و رضا کتابوں کے مطالعہ سے کتب خانہ دماغ میں اتار لینے سے پیدا نہیں ہوا بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صحبت میں رہنے سے یہ مقام حاصل ہوا -

شعر ۶ - زیارت گاہ اہل عزم و ہمت ہے لحد میری
کہ خاک راہ کو میں نے بتایا راز الوندی

تشریح :- چونکہ میں نے مسلمانوں کو ترقی اور سربلندی کا راز بتا دیا ہے اس لئے مجھے اللہ کے فضل و کرم سے امید واثق ہے کہ میرے مرنے کے بعد میری قبر زیارت گاہ بن جائے گی - اہل عزم و ہمت یعنی دیندار مسلمان مجھے دعائے خیر سے یاد کیا کریں گے اور دور و نزدیک سے لوگ میری قبر پر فاتحہ پڑھنے آیا کریں گے - راز الوندی کنایہ ہے سربلندی سے کیونکہ الوند ایک پہاڑ کا نام ہے جو ایران میں واقع ہوا ہے -

-

Officer

شعر ۲۔ مری مشاطگی کی کیا ضرورت حسن مالک کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنابندی

تشریح: حسن معنی کو میری مشاطگی کی ضرورت نہیں ہے دیکھو گل و لالہ اپنی زیبائش کے لئے کسی انسانی ہاتھ کا محتاج نہیں ہے فطرت خود اس کی تزئین کرتی ہے اسی طرح حقائق و معارف (علمی ہوں یا مذہبی) اپنی اثر آفرینی یعنی لوگوں کے دلوں میں گھر کرنے کے لئے کسی انسان کی کوشش کی محتاج نہیں ہیں سچی بات خود دلوں میں گھر کر لیتی ہے۔

———×———